رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ — رجسٹرڈ ایل نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

مصباح

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی محمد اکمل — چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۸ — ۱۵ ستمبر ۱۹۲۷ء ✤ ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۶ھ — جلد اول

صبح کی دعا

(۱) آرام سے سُلا کر خوش خوش مجھے جگایا — کیا میٹھی نیند بخشی آفات سے بچایا
شب ہو چکی تو اپنی رحمت کا دن چڑھایا — سو شکر ہے خدایا سو شکر ہے خدایا

کچھ اس طرح کا یا رب مجھ پر تو اب کرم کر
یہ دن بسر ہو اپنا نیکی پہ خوب جم کر

(۲) یا رب مجھے ہو حاصل ہر طرح کی سعادت — علم و عمل شرافت ماں باپ کی اطاعت
مجھ پر رہے ہمیشہ ماں باپ کی عنایت — نیکی و نیک نامی کی مجھ کو بخش دولت

چمکوں برادری میں اپنی میں چاند ہو کر
شرمائے جس سے چودس کا چاند ماند ہو کر

(۳) اور ساتھ چاند کے ہے جس طرح ایک تارا — روشن ہے آسماں کا جس سے کہ اک کنارا
بھائی مرا کہ مجھ کو ہے جان سے پیارا — ہم دونوں اس طرح سے مل کر کریں گذارا

پھیلائیں روشنی ہم ظلمت جہاں جہاں ہو
کچھ روشنی یہاں ہو کچھ روشنی وہاں ہو

(۴) روٹھے ہوئے جو پائیں اُن کو منا کے چھوڑیں
بُھولے ہوؤں کو سیدھے رستے پہ لا کے چھوڑیں
بگڑے ہوئے جو دیکھیں اُن کو بنا کے چھوڑیں
غیروں کے دل میں اپنا گھر ہم بنا کے چھوڑیں

ماں باپ کا جہاں میں روشن ہو نام ہم سے
یارب کچھ اس طرح کا ہو جائے کام ہم سے

(۵) مُنہ پر ہمارے یارب گالی کبھی نہ آئے
گر جھوٹ پاس اپنے حلوٰی بھی بن کے آئے
اپنی زباں کسی کا ہرگز نہ دل دُکھائے
چسکے زباں نہ اُس کو ہرگز نہ مُنہ لگائے

سچ ہم میں آکے چمکے موتی کی آب ہو کر
سچ ہم میں آکے چمکے بُوئے گلاب ہو کر

(۶) دن کام کو دیا ہے یارب جو تُو نے ہم کو
محنت کریں نہ کھوئیں بے سود ایک دم کو
ہم اُس کی قدر جانیں سمجھیں ترے کرم کو
تا بعد میں ہو یارب غفلت کا غم نہ ہم کو

مردانہ کھیل کھیلیں سب کام کر کرا کے
جسموں میں اپنے بل ہو ورزش کا فیض پا کے

نذیر احمد سیکنڈ ماسٹر گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیور کے نقصانات

زیور پہننا بہت ہی خطرناک ہے اور اکثر حادثے زیور کے ہی سبب سے ہوتے ہیں جو نہایت کثرت سے سننے میں آتے ہیں اور جنکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اخبار زمیندار کے سنڈے ایڈیشن میں دو واقعے چھپے ہیں جنکا مختصر سا حال لکھتی ہوں انہیں ایک سکھ خاتون کا قتل اور ایک مُسلم خاتون کا قتل مسلم خاتون کا اس طرح ہے کہ وہ لاہور سے پشاور جا رہی تھیں خاتون زنانہ سیکنڈ کلاس میں اور انکے میاں مردانہ سیکنڈ کلاس میں تھے جہلم کے سٹیشن پر گاڑی بارہ بجے دوپہر کے پہنچی جہاں پر انکے میاں نے انکو کھانا کھلایا اس سٹیشن پر دیگر مستورات اتر گئیں تھیں اور وہ خاتون اکیلی رہ گئی تھیں گاڑی چلنے کے وقت انکے میاں اس کمرہ کے باہر تھے جب گاڑی چل پڑی (وہ خاتون ہاتھوں میں طلائی چوڑیاں اور دیگر زیور پہنے تھیں) تو وہ مردانہ کمرہ میں بیٹھ گئے گوجرخان کے سٹیشن پر انکے میاں دیکھنے گئے تو خاتون کو موجود نہ پایا غور سے دیکھنے پر ایک طلائی بالی ریلوے سیٹ کے نیچے سے اور چند ٹکڑے چوڑی کے فرش پر سے ملے کمرے کے فرش پر گھسیٹنے کے نشان پائے گئے اسکی اطلاع گارڈ کو دی گئی شام کو پانچ بجے سٹیشن ماسٹر دینا نے جو جہلم سے پانچ سٹیشن آگے ہے بذریعہ تار اطلاع دی کہ عورت کی لاش لائن کے کنارے پڑی ہے اسکے جسم پر زیور وغیرہ کچھ نہیں فوراً ہی پولیس سمیت چند آدمی جا پہنچے اور تفتیش شروع کر دی ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ موت گلا گھونٹنے سے واقع ہوئی ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز امر ہے کہ پشاور میں تمام زیور ایک رومال میں بندھا ہوا سیکنڈ کلاس کے زنانہ کمرہ کی تلاشی لینے پر سارجنٹ ہارٹ ریکو پشاور کو مل گیا تفتیش جاری ہے ہنوز قاتل کا کوئی پتہ نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ زیور کیلئے ایک شریف عورت ایسی موت مری۔ کثرت کے ساتھ اس قسم کے واقعے سننے میں آتے ہیں ایک سکھ خاتون کا قتل اور تیرہ ستمبر ادھم سنگھ نامی [illegible] ضلع [illegible] کی بیوی اپنی دکان میں مقتول پائی گئی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے خاوند کی غیر موجودگی میں نوکر نے اس عورت کا سر تن سے جدا کر دیا اور اسکے زیور اتار لئے اور نعش کو گھر میں بند کر کے رفوچکر ہو گیا جب

... نبی کریم صلعم فرمایا کرتے تھے جو اللہ کی راہ میں کوئی بھی چیز دی اُس نے وہ ضائع نہیں کی بلکہ حفاظت میں رکھی تو جس روپے سے زیور بنایا جاتا ہے کیوں نہ اسکو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رکھا جاوے
[illegible] دعا۔ اب میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] زیور کو اپنا دوست نہ سمجھے بلکہ زیور علمیت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۶ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت کیلئے ہم کیا کر سکتی ہیں؟

حضور کی صحت کمزور رہنے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ حضور اپنی جماعت کے مرد عورتوں کو جس بلند دینی معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں اس میں بہت کمی ہے اور یہ کمی حضور کی صحت پر بہت بڑا اثر ڈال رہی ہے ہمیں چاہئے کہ جہاں ایک طرف ہمارے آپس کے تعلقات معاملات اس درجہ عمدہ اور بہترین ہوں کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مزاج کا موجب ہو سکیں۔ وہاں دنیا کی ہدایت اور احمدیت کی تبلیغ کا جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے اسے بخوبی سرانجام دیں۔ تا ہمارے امام کو ہم سے جو توقعات ہیں وہ پوری ہو جائیں۔ پس میری بہنوں میں سمجھتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بحالیٔ صحت کا یہی طریق ہے ہم اپنی تعلیم و تربیت اخلاق و معاشرت اپنی عادات و افعال کے لحاظ سے ثابت کر دیں۔ دین کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی اور ایثار سے کام لیں تا کہ حضور کو جن تفکرات و تردّدات میں مبتلا رہنا پڑتا ہے وہ اگر دور نہ ہوں تو کم ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو یقیناً خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہو جائے کیا ہم نہیں یہ نہیں سمجھ سکتیں کہ عرصہ سے سلسلہ کو جو مالی مشکلات درپیش ہیں انکا اثر حضور کی صحت پر کسقدر پڑ رہا ہے جس شخص کے گھر میں چند افراد فاقے سے ہوں تو اسے کسی پہلو چین نہیں آسکتا تو وہ انسان جو اپنے خدّام کیلئے ماں باپ سے بھی زیادہ مشفق ہے اسے ایک طرف مالی مشکلات کے باعث دینی خادموں کی فاقہ کشیوں سے اور دوسری طرف اشاعت اسلام میں سستی اور کمزوری واقعہ ہونے سے جسقدر صدمہ اور تکلیف ہو سکتی ہے اسکا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور یہ تکلیف صحت کے لئے جسقدر مضر ہے نقصان رساں وہ بھی عیاں ہے۔

پس اگر میری عزیز بہنیں چاہتی ہیں اور ضرور چاہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو کامل صحت حاصل ہو۔ اگر میری بہنیں سمجھتی ہیں اور ضرور سمجھتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت ساری دنیا سے قیمتی ہے تو پھر اسکے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے کہ حضور کی ذات پر کسی رنگ میں کسی قسم کا بوجھ ڈالا جائے دوسرا ایثار قربانی ہے اور احمدیت کا حقیقی نمونہ بن کر حضور کی دلی مسرت اور شادمانی کا سامان مہیا کرنا۔ اسلامی تعلیم کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے اخلاقی معاملات میں دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیئے۔ اشاعت اسلام کے لئے مالی اور جانی قربانی میں روز بروز قدم آگے بڑھانا چاہیئے۔

مختصر یہ کہ ہر ایک فرد جو احمدی کہلاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا دم بھرتا ہے اسلام کی تعلیم کا نمونہ ہونا چاہیئے باقی لوگوں کو اسلامی جھنڈے کے نیچے لانیکی سرگرم کوشش کرنی چاہیئے۔

اگر آج ہم میں یہ رو پیدا ہو جائے تو مَیں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت کو جو کئی سالوں سے مسلسل کمزور چلی آتی ہے اور کئی دفعہ نہایت تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے اچھی ہو جائے کیا مَیں امید کر سکتی ہوں کہ ہماری بہنیں اس طرف توجہ کرینگی؟ اور اپنے امام کی صحت کیلئے وہ نسخہ استعمال کرینگی جس کا بنانا انکے ہاتھ میں ہے مَیں دعا کرتی ہوں کہ مولا کریم ہم تمام احمدی بہنوں کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں آمین یارب العالمین۔ والسلام

خاکسارہ عاجزہ احمدی بیگم بنت شیخ محمد لطیف صاحب از وڈالہ بانگر

سیالکوٹ میں احمدی خواتین کا جلسہ پچھلے مصباح میں خواتین کا چندہ ۱۳ عہ چھپ گیا حالانکہ وہ ۱۳۰ عہ تھا۔ ناظرین تصحیح کر لیں۔

دُعا کے لئے مبلغ چار روپے مصباح کے ارسال خدمت ہیں۔ آپ امدادی فنڈ میں داخل کر لیں۔ نیز میری ہمشیرہ نیاز بیگم ۱۸ سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے رحلت کر گئی ہیں۔ مصباحی بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُس مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

خاکسار معراج بیگم احمدی ڈاکٹر احمد بخش صاحب۔ ہوشیارپور شہر

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مختصر حالات

حدودِ اربعہ مشرق میں دریائے سندھ اور باقی اطراف میں میدانی علاقہ ہے جس میں پنجاب کے سے دیہات بسے ہوئے ہیں سوائے ایک چھوٹی سی نہر کے اور کوئی نہر نہیں ہے یہاں سے دوہ گول میل چالیس کوس کے فاصلے پر ہے شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور غازیخاں کو دو بھائیوں نے آباد کیا تھا ۱۸۲۳ء میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں دریا کے سیلاب میں بہ گیا تھا موجودہ شہر دوبارہ آباد ہوا ہے ۱۸۴۹ء میں انگریزوں نے سکھوں سے فتح کیا تھا اب تک وہاں ایک کچا قلعہ سکھوں کے زمانے کی یاد دلاتا ہے اس میں فوج رہتی ہے آجکل یہ شہر سرحدی صوبے کے ایک ضلع کا صدر مقام ہے۔

دریائے سندھ یہاں سے دریائے سندھ نصف میل یا اس سے کچھ زیادہ فاصلے پر ہے دریا کی چوڑائی آجکل کے موسم میں دس بارہ میل ہوتی ہے لیکن سردیوں کے موسم میں سوکھ کر صرف میل بھر کے قریب رہ جاتا ہے اور خوب آمد و رفت ہو سکتی ہے مگر آج کل گرمیوں میں جب دریا چڑھاؤ پر ہوتا ہے تو بہت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے ان دونوں میں کشتیوں کا پل بھی ٹوٹ جاتا ہے اور سٹیمر چلتا ہے فی سواری ۲ر کرایہ لگتا ہے مگر بعض دفعہ جہاز بھی خشکی پر چڑھ جاتا ہے اور پھر کئی کئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن وہیں گذارنے پڑتے ہیں مگر یہ شاذو نادر ہی ہوتا ہے دریا کی منجھدھار آجکل بالکل شہر کے نیچے سے گذرتی ہے اور خطرہ ہے کہ کسی وقت شہر کو برباد نہ کر جائے اس لئے سرکار نے پبلک کے خرچ سے کئی لاکھ روپے کے صرف سے ایک بڑا مضبوط بند لگا دیا ہے تاکہ دریا ادھر نہ جائے مگر پھر بھی سخت خطرہ ہے

شہر اس شہر کے آٹھ دروازے ہیں ہر ایک دروازے پر چنگی والے موجود رہتے ہیں شہر کی تمام سڑکیں پکی ہیں اور شہر میں بجلی کی روشنی ہوتی ہے چار بڑے بازار ہیں شہر میں دو زنانے ہسپتال ہیں اور دو مردانے ہسپتال ہیں اور تین ہائی سکول ہیں یعنی اسلامیہ سکول مشن سکول - اور ہندو سکول دو گرلز مڈل سکول ہیں منڈی بھی خاصی ہے یہاں سے ٹانک کو چھوٹی پٹڑی کی لائن بھی جاتی ہے -

باشندے یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے اور ہندوؤں کی تھوڑی ہے جتنے بھی مسلمان ہیں وہ غریب کنگال ہیں سوائے اُن کے کہ جنہوں نے سرکاری خدمات کی ہیں اسی وجہ سے وہاں کے اکثر باشندوں کو بھیک مانگنے کی نہایت رذیل عادت پڑ گئی ہے اور ہندو جتنے بھی ہیں وہ نہایت آسودہ حال اور متموّل ہیں یہاں کے اکثر مسلمانوں حتیٰ کہ اچھے اچھے معززوں کے مکانات بھی کچے ہیں اور ہندوؤں کے سب مکان پکے بلکہ دو دو تین تین منزلے - پس اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان تو غریب ہیں اور ہندو آسودہ حال ہیں اور ہر ایک قسم کی تجارت خالصۃً ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے - بزازی - غلہ اور میوہ جات کی بھی اکثر دوکانیں ہندوؤں کے پاس ہی ہیں مسلمان دوکاندار بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں وہ معمولی دوکانیں مثلاً دودھ - دہی یا نانبائیوں کی دوکانیں کرتے ہیں یہاں کے اکثر باشندے جاہل ہیں اب کچھ کچھ تعلیم کا چرچا شروع ہو گیا ہے اور اُمید ہے کہ جلد بارور ہوگا اور چونکہ تعلیم شروع ہو گئی ہے اس لئے بعض اچھے اچھے وکیل وغیرہ پائے جاتے ہیں اور یہاں پر پانچ نواب ہیں چار تو خطابی ہیں اور ایک خاندانی نواب صاحب ہیں جو انگریزوں سے پہلے فی الواقع وہاں کے نواب تھے وہاں کے اکثر باشندے سست اور کاہل ہیں بالکل محنتی نہیں اور پڑھنے میں ذہین تو ہیں مگر پڑھتے نہیں اور لڑکیوں کو تعلیم دلانا تو کبیرہ گناہ سمجھتے ہیں وہاں جتنے بھی معزز خاندان ہیں اُن کی تمام لڑکیاں جاہل ہیں لیکن دستکاری خوب جانتی ہیں -

پردہ یہاں پر کبھی کوئی شریف زادی دن کے وقت پیدل باہر نہیں نکلتی اگر کہیں دور جانا ہوتا ہے تو یہاں دو پہیئے رتھ ہوتے ہیں اُن میں صرف ایک گھوڑا جتا ہوتا ہے اور وہ ہر جگہ سے دستیاب ہو سکتے ہیں اُن میں بیٹھ کر جاتے ہیں اور اگر کہیں نزدیک ہی جانا ہو تو ہر ایک مکان میں ایک کھڑکی لگی ہوتی ہے اس میں سے گذر کر کہیں سے کہیں چلی جاتی ہیں کوٹھے پر چڑھنے کا یہاں بالکل رواج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہے اگر کبھی کسی ضرورت کی وجہ سے کسی کوٹھے پر چڑھنا ہوتا ہے تو پہلے اعلان کر دیتا ہے کہ میں کوٹھے پر چڑھنے لگا ہوں اور وہ تین دفعہ پکار کر یہ کہتا ہے کہ (پردہ والو پردہ کر لو ترکھان مزدور کوٹھے پر چڑھتا ہی) یا علان اسواسطے کرنا پڑتا ہے کہ وہاں کے کوٹھوں پر پردے نہیں ہوتے کبھی کوئی کوٹھے پر چڑھ کر نہیں سوتا ڈاکٹر حکیم کو گھر پر بلانا سخت معیوب خیال کیا جاتا ہے مسلمان تو مسلمان کوئی ہندو عورت بھی کبھی باہر پیدل نہیں نکلتی مسلمانوں کی عورتیں تو رتھوں میں بیٹھ کر جاتی ہیں مگر ہندو چونکہ آسودہ حال ہیں اس لئے انہوں نے تانگے موٹریں وغیرہ رکھے ہوئے ہیں وہ اُن میں بیٹھ نکلتی ہیں۔

زبان وہاں کی زبان نہایت شیریں اور مہذب ہے اسکے مقابلے میں پنجابی زبان کچھ حقیقت نہیں رکھتی جو الفاظ گھ جھ وغیرہ سے شروع ہوتے ہیں انکا تلفظ وہ بعینہٖ ایسے ادا کرتے ہیں جیسے ہندوستانی انکو پنجابی اِس طرح ادا نہیں کر سکتے اور اِن کی زبان میں فارسی الفاظ بکثرت بولے جاتے ہیں مثلاً قینچی کو مقراض۔ اُستاد یا ماسٹر کو معلم اور ان کا لہجہ نہایت ہی اچھا ہوتا ہے انکے مقابلے میں پنجابیوں کا لہجہ نہایت کرخت معلوم ہوتا ہے۔ ملتان جھنگ۔ مظفر نگر۔ میانوالی۔ شاہپور کی زبان بھی ڈیرہ کی زبان سے ملتی جلتی ہے یہاں کے دعائیہ الفاظ بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں جیسے اگر کسی کو دعا دینی ہو تو کہتی ہیں کہ (اللہ بھاویں جیویں تے تکھ تھیویں) یعنی تم جیتے رہو اور ایک سے لاکھ ہو اور وہاں کی بددعا کے لفظ بھی پنجاب جیسے کرخت نہیں ہوتے وہاں کی عورتیں اگر کسی بچے کو بددعا دیتی ہیں تو یہ لفظ استعمال کرتی ہیں کہ (اللہ بھاویں مندا تھیویں) یعنی اللہ تیرا بُرا کرے۔ یا یہ کہتی ہیں کہ (شالا مر ونجیں) یعنی اللہ کرے تم مر جاؤ اور اسلام علیکم کہنے کا یہاں بالکل رواج ہی نہیں مردوں میں سے جو نہایت معزز خیال کیئے جاتے ہیں وہ سلام علیکم کہتے ہیں باقی کوئی نہیں کہتا مگر عورتیں تو بالکل ہی نہیں کہتیں بلکہ سلام علیکم کہنے والی کو مخول کرتی ہیں سلام کی بجائے یوں کہتی ہیں کہ (خیر ہے) تو دوسری کہتی ہے کہ (اللہ بھاویں خیر ہووی) یعنی خدا خیر کرے اور وہاں کے لڑکے لڑکیاں اپنے بزرگوں اور اُستادوں کو اس طرح سلام کرتے ہیں کہ جب دیکھتے ہیں کہ انکا کوئی بزرگ بیٹھا ہی یا آرہا ہے تو وہ پہلے اُسکے پاؤں کو ہاتھ لگاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ (سلام تھیا) یعنی سلام ہوا۔

مذاہب یہاں کے مشہور مذاہب یہ ہیں:۔ مسلمان۔ ہندو۔ اور عیسائی اور سکھ۔ مسلمانوں کے حسب ذیل فرقے ہیں۔ اہلحدیث۔ اہل قرآن یا چکڑالوی۔ حنفی۔ شیعہ۔ اور احمدی۔ تعداد میں سب سے زیادہ حنفی ہیں اور سب سے تھوڑے احمدی۔ شیعہ اور اہلِ قرآن کا یہاں بڑا زور و شور ہے مولوی عبداللہ چکڑالوی اہلِ قرآن بننے سے پیشتر یہیں سکونت پذیر تھے اور وہابی مذہب رکھتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے تین فرقے ہیں۔ سناتن دھرمی - آریہ اور سکھ۔ مگر سکھوں کی تعداد بہت کم ہے۔ انکے علاوہ عیسائی مذہب بھی ہے۔ انکے دو ہسپتال اور ایک گرجا ہے لیکن تبلیغ کے لحاظ سے وہ بیٹھے ہیں۔

چھاؤنی دریا اور شہر کے بیچ میں چھاؤنی ہے جہاں ہر روز صبح شام بڑی رونق ہوتی ہے پریڈ ہوتی ہے۔ بینڈ باجا بجتا ہے۔ ہوائی جہاز چڑھتے اور اُترتے ہیں۔ اور کبھی کبھی چاندماری بھی ہوتی ہے یہاں سے دریا کا کنارہ اور بند بالکل قریب ہے اور تماشائی آجاتے ہیں۔ فقط

راقمہ امۃ اللہ مبارکہ بنت ماسٹر نعمت اللہ خان صاحب گوہر بی اے قادیان دارالامان

نہایت مفید معلومات ہیں جزاک اللہ (اکمل)

کفایت شعاری

میں اس مضمون میں اپنی بہنوں کو یہ بتانا چاہتی ہوں۔ کہ کفایت شعاری کس طرح کرنی چاہیئے کفایت شعاری اسی طریق پر ہو سکتی ہے جبکہ ہم اپنے فضول خرچوں کو بالکل ترک کر دیں۔ یعنی بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ دروازہ پر کوئی کپڑے والا یا لیس فیتہ والا آتا ہے اور جب ہم انکی لیس وغیرہ کو دیکھتی ہیں تو اسکے لینے کیلئے تیار ہو جاتی ہیں۔ خواہ اسوقت اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ تو یہ بھی فضول خرچ ہے۔ اور ہمیں اس قسم کے فضول خرچوں سے بچنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے گھر میں کھانے پینے کی چیزوں میں بھی کفایت شعاری سے کام لینا چاہیئے۔ یعنی ان میں بھی خرچوں کو کم کرنا چاہیئے جس طرح ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے گھر میں سالن میں بھی کمی کر دی ہے۔ سو ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اس طریق پر عمل کریں۔ تاکہ ہم عورتیں بھی چندہ دینے میں بہت بہت حصہ لے سکیں۔ سو چندہ کیلئے ہمیں ہمیشہ ایسا کرنا چاہیئے کہ جسوقت ہمیں مہینہ کا خرچ ملے تو سب سے پہلے جتنا چندہ دینا ہو اتنی رقم علیحدہ کر لیں۔ بعد میں گھر کا خرچ کرنا چاہیئے۔ پیشتر رقم علیحدہ کر لینے سے ہمیں چندہ ادا کرنے میں کوئی دیر کی وجہ نہ رہیگی۔ کیونکہ اگر پہلے رقم علیحدہ نہ کی گئی ہو اور انتظام خانہ داری کا سب خرچ کرتی رہیں اور چندہ وصول کرنیوالی بہنیں آجاویں تو ہمیں بڑی حیرانی سی ہوگی۔ کہ اب چندہ کہاں سے دیں روپیہ تو قریباً سب خرچ ہو چکا اگر ہے بھی تھوڑا بہت تو اس میں سے کتنا دیں کیونکہ ابھی مہینہ پورا کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ خیالات دل میں پیدا ہونگے۔ اور پھر ہم چندہ بھی تھوڑا ہی دے سکیں گی۔ اور اگر پیشتر چندہ کا خیال کر کے رقم علیحدہ کر لیں تو دیتے وقت بھی پس و پیش نہ رہے۔ اور خدا کے فضل سے ایک روپیہ کی بجائے دو روپیہ تک دے سکیں گی اس طرح کرنے سے ہمارے گھروں کے خرچ میں بھی انشاء اللہ کوئی کمی نہ ہوگی۔ میری اس مضمون کے لکھنے کی بھی غرض ہے کہ بہنیں کفایت شعاری کریں تا چندہ دینے میں قاصر نہ ہیں کیونکہ یہ وقت بہت نازک ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم عورتیں مردوں کی طرح تو زیادہ کوئی کام وغیرہ نہیں کرسکتی ہیں۔ لیکن ہمیں چندہ دینے میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہم آسانی سے کرسکتی ہیں۔ پس میری بہنیں اپنے اپنے گھر کی حالت کو تبدیل کردیں اور جب کوئی خاص چندہ ہو تو ہر ایک بہن کو چاہیئے کہ وہ بلا کسی کے کہے اپنا چندہ ادا کرے جس طرح کہ اب چندے کی تحریک حضرت صاحب نے کی ہوئی ہے اور چندہ صرف ہم احمدی عورتوں کو ہی ادا کرنا ہے۔ سو پیاری بہنوں کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اس چندے کو پورا کردیں۔ اس چندے کی رقم صرف گیارہ سو روپے کی ہے جسمیں سے قادیان کی جماعت کی عورتوں نے ساڑھے چار سو روپیہ ادا کر دیا ہے۔ تین سو روپیہ سید دلاور شاہ بخاری کے گھر میں بطور ہدیہ دیا جائیگا۔ اور باقی آٹھ سو مسلم اوٹ لک کو۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے اخبار الفضل میں فرمایا ہے۔ اور یہ چندے کی رقم کوئی بڑی رقم نہیں ہے کیونکہ ہم احمدی عورتیں ماشاءاللہ بہت سی ہیں۔ اور ہمیں چاہیئے کہ خوشی خوشی بہت جلد اس رقم کو پورا کردیں۔ یہ بھی کیسی خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کرنیکی توفیق عطا کرتا ہے۔

میں اپنے مضمون کو دعا کے ساتھ ختم کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنیکی توفیق عطا کرے آمین۔ والسلام

خاکسار ثریا بیگم

بنت بابو عبدالحمید صاحب احمدی لاہور

۲۷-۷-۸

شادیٔ مرگ

(نمبر ۲)

میری عزیز بہنو! پچھلے نمبر میں مروجہ تباہ کن رسوم رواج کے متعلق ایک ادنیٰ سا خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ اسوقت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ کہ اب دنیا ان خرافات سے تنگ آگئی ہے۔ دنیا میں روشنی اور تعلیم پھیل رہی ہے۔ ہندو اور سکھ اِن رسومات کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ چوہڑے اور چماروں تک میں اصلاح کی تڑپ پیدا ہورہی ہے۔ وہ دن دور نہیں۔ جب دنیا ان جہالتوں پر ہنسی اڑائیگی۔ ذرا اکالی بہنوں کو دیکھو کسقدر تغیر وہ پیدا کر چکی ہیں؟ کتنی سادگی ان میں پیدا ہوگئی ہے۔ مسلمان اگر خود اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو زمانہ کے تھپیڑے انہیں ضرور درست کردیں گے لیکن

ع پھر پچھتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

یہی باتیں مسلمانوں کو دن بدن ذلیل و رسوا کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کی آمدنیاں قلیل ہیں۔ اور جو تھوڑی بہت خوشی کے سامان ہوتے ہیں۔ وہ ضائع ہوکر حقیقی طور پر شادیٔ مرگ کا سماں پیدا کردیتے ہیں۔ بے اندازہ اخراجات مزید کمر توڑ رہے ہیں۔ اگر صاحب مقدرت خاندان اِن رسومات سے بیزاری کے اظہار میں سبقت کریں۔ تو بہت مفید نتائج نکل سکتے ہیں۔ دراصل اندر ہی اندر ہر شخص اِن رسومات سے تنگ آرہا ہے۔ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا احساس ہے۔ وہ جانتی ہیں کہ خرچ کرنے پر بھی عیب نکالنے والے نکالکر رکھدینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اور انہیں واہ واہ کرانے میں بھی کامیابی نہیں ہوتی۔ انہیں صرف یہ جھوٹا خوف ہے۔ کہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا۔ تو لوگ کہینگے۔ کہ غربت و ناداری کی وجہ سے نہیں کر سکے۔ اگر امیر گھرانے عملی نمونہ دکھانے میں سبقت کریں۔ تو یہ فرضی بے عزتی کا خوف بھی جاتا رہیگا۔

احمدی برادران تو مختلف طریقوں سے خدمت دین میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور کوئی موقعہ قوم کی اصلاح کا خالی جانے نہیں دیتے۔

میری معزز بہنو! ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ جہاں ہم خود اِن رسومات و خرافات سے اپنے آپکو کلی طور پر پاک و صاف رکھنے کی کوشش کریں۔ وہاں اپنے گلی محلہ اور حلقۂ اثر میں اِن رسومات کی بیخکنی کو اپنا فرض قرار دیں۔ اور نہایت نرمی اور شفقت و محبت سے اِن رسومات کے تباہ کُن اثرات واضح کر کے لوگوں کو اِن کے چھوڑنے پر رضامند کریں۔ ان باتوں میں زیادہ حصہ عورتیں ہی لیتی ہیں۔ طبقۂ نسواں کو کمزور و نازک صنف قرار دیا جاتا ہے۔ مگر اس معاملہ میں یہ طبقہ بہت مضبوط ثابت ہُوا ہے۔ اگر اس معاملہ میں اس صنف نازک کی اصلاح ہو گئی تو یہ سب لغویات بہت جلد بیخ و بُن سے اکھڑ سکتی ہیں۔ مستورات کی اصلاح کیلئے جو کام ایک عورت کر سکتی ہے۔ وہ کام دس مرد بھی نہیں کر سکتے۔ اسلئے احمدی بہنوں کو اس فرض سے کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور پیدائش، شادی اور مرگ وغیرہ کے موقعوں پر اپنی عملی نمونہ اور زبانی نصیحت سے مستورات میں اسلامی شعار اور سادگی کی روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین۔ والسّلام

نظیر بیگم بنت شیخ عبدالکریم صاحب
تاجر چرم بٹالہ

نماز کی پابندی

نماز ہر ایک مسلمان مرد عورت خواہ بوڑھا ہو یا جوان خواہ بچّہ یا ناتوان سب پر فرض ہے لیکن اکثر ملکوں میں دیکھا گیا ہے۔ پابندی اور پوری توجہ کے ساتھ شاذ و نادر ہی ادا کرتے ہیں بلکہ کئی جگہ تو بالکل متروک ہے۔ ایک مسلمہ لڑکی کا ذکر ہے کہ اس سے پوچھا گیا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتی اُس نے کہا کہ ہمارے مولوی نے کہا ہے۔ اگر کوئی نماز قضاء ہو جائے۔ تو کبیرہ گناہ ہے۔ اس لئے مَیں نہیں پڑھتی کہ نہ نیتی نہ قضا کیتی۔ یعنی نہ شروع کرونگی نہ قضا ہو گی۔ یہ صرف اسکی جہالت اور کم عقلی کی وجہ تھی یہ تو وہ جانتی ہے کہ اگر ایک نماز قضا ہو جائے تو بڑا گناہ ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم کہ ساری عمر قضا کرتی چلی جاؤ نگی تو کتنا گناہ ہوگا؟ پس چاہیئے کہ لڑکی گیارہ برس کی ہو یا لڑکا۔ نماز شروع کردینی چاہیئے۔ اور نماز پابندی اور پوری توجہ کے ساتھ ادا کرے اور اپنے اخیری وقت تک کبھی غفلت نہ ہونے پائے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری آسانی کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہانتک حکم دیا ہے کہ اگر پانی یا کسی اور علّت کی وجہ سے سردی محسوس ہو تو تیمم کر لو اگر اور کسی تکلیف سے کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر اشارے سے ادا کرو اگر سفر میں ہو تو نماز قصر ادا کرو البتہ غشی کی حالت میں نماز درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے قضا ہو بھی جائے تو دوسرے وقت پر قضا دے سکتے ہو۔

نماز سے ہمیں کبھی غفلت نہ کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اس کام کو ٹھیک طور پر بجا لائینگی تو ہماری دنیا و آخرت بھی سنور جائیگی اور اللہ کے حضور سرخرو ہونگی۔ پس جہانتک ہو ہماری گردنیں ہر وقت اسکے آگے جھکی رہیں یعنی ہر وقت اسکے حکم کی تعمیل کے لئے تیار۔ ۔ رہیں۔ فقط عاجز۔ عظمت بنت سردار کرمداد خانصاحب (انڈین آفیسر)

احمدی بہنوں کی خدمت میں ایک عرض

میں کوئی مضمون وغیرہ تو لکھنا نہیں جانتی۔ مگر میرے دل میں اس کار خیر میں حصہ لینے کا بڑا شوق ہے۔ میں اپنی معزز اور قابل بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ وہ اس اپنی کمزور اور ناقابلہ بہن کیلئے بھی خداوند کریم کے حضور دعا فرمائیں کہ یہ بھی دین کی خدمت کرنیکی توفیق پائے۔ اصل میں کم علمی اور بے بضاعتی کے باعث کچھ لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور دل میں یہ بھی خدشہ رہا کہ شاید یہ ناقص تحریر چھپنے کے قابل بھی ہوگی یا نہیں اگر چھپ گئی تو خوشی ورنہ افسوس کہ میں بوجہ کم علمی کے دین کی خدمت کرنے کے قابل نہیں۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ ہر وقت دین کی خدمت میں لگی رہوں۔

جس مبارک روز سے ہمارا اخبار مصباح جاری ہوا ہے دل کو بڑی مسرت ہوئی۔ اور خداوند کریم کا بڑا شکر کرتی ہوں۔ اور حضور پُر نور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے ہر وقت دعا کرتی ہوں۔ کہ حضور نے کمال شفقت اور مہربانی سے ہمارے فائدہ کیلئے یہ اخبار جاری کرنیکا حکم فرمایا۔

کئی روز سے میرے دل میں ایک جوش اٹھتا تھا کہ اپنی معزز احمدی بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ جس طرح بھی ہو سکے پیارے مصباح کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں اور کم سے کم ہفتہ وار بنانے کی بڑی جدّ و جہد کریں۔ پندرہ روزہ پرچہ سے دل نہیں بھرتا یہ بڑی مدّت ہے خدا کرے یہ ہفتہ وار ہو جائے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ ہاں قیمت میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے تاکہ سلسلہ کو نقصان نہ ہو۔

اب خدا کے فضل سے ہمارے جماعت میں بڑی عالمہ فاضلہ اور لائق ہیں اور مضمون بھی بہت اچھے اچھے لکھتی ہیں اور ماشاء اللہ کافی مضمون جمع ہو جاتے ہیں جو اسی پرچہ سے معلوم ہوا تھا اب اگر ہفتہ وار نہ ہو تو یہ صرف ہماری کمزوری ہے۔

اب ہم کو فضول خرچیوں سے اور بڑے قیمتی لباس اور گوٹا فیتے وغیرہ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور یہ پیسے کچھ تو اپنے اخبار کو بہت عمدہ طور چلانے پر خرچ کریں اور کچھ دین کی خدمت میں صَرف کریں۔ بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل میں اسکی اسقدر محبت ہے کہ جب اسکے آنے کی تاریخ آتی ہے تو اسقدر خوشی ہوتی ہے کہ جیسا آج کسی بڑے عزیز نے آنا ہے۔ خدا کے رحم سے گھر میں ڈاکخانہ ہے۔ ملنے میں تو دیر نہیں ہوتی۔ آتے ہی سب کام چھوڑ بڑی محبت سے پڑھنے لگ جاتی ہوں۔ ایک دو دفعہ نہیں بلکہ کئی بار پڑھتی ہوں اور دوسری احمدی وغیر احمدی بہنوں کو بھی سناتی ہوں اور اپنی مصباحی بہنوں کے حق میں دعا کرتی ہوں کہ اس کار خیر میں حصہ لینے والی کو خدا اعلیٰ ترقی دے اور ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر دین کی خدمت کریں۔

اب وقت بہت نازک ہے دین ہر طرف سے خطرہ میں ہے سب مل جلکر تبلیغ تحریر و تقریر اور جان مال سے غرض ہر طرح سے اسکے دشمنوں کو شکست فاش دینے کی کوشش کریں۔ اب شیطان سے آخری جنگ ہے مولا کریم دین کو نصرت دے اور دشمن کو خاک میں ملائے۔ آمین ۰

راقمہ ام البشیر - از مقام لنگے ضلع گجرات

امداد مسلم آؤٹ لک

احمدی مستورات نوشہرہ چھاؤنی سے مندرجہ ذیل جنہوں نے چندہ وصول کرکے ارسال کر چکی ہیں

۱	اہلیہ صاحبہ عبدالحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر	عہ/
۲	” ” محمد امین صاحب دوکاندار	عہ/
۳	” ” سردار احمد صاحب کلرک	عہ/
۴	” ” محمد شفیع صاحب انچارج شیڈ	عہ/
۵	” ” ڈاکٹر رشید احمد صاحب رسالپور	عہ/
۶	” ” اللہ داد صاحب شیٹن ماسٹر	عہ/
۷	” ” محمد شفیع صاحب شنٹر	عہ/
۸	” ” غلام حیدر صاحب وکیل	[illegible]
۹	ہمشیرہ صاحبہ کریم بخش صاحب	[illegible]
۱۰	اہلیہ صاحبہ عبدالرحمن صاحب رسالپور	[illegible]
۱۱	خالہ صاحبہ کریم بخش صاحب	۴/
۱۲	ہمشیرہ صاحبہ ” ”	۴/
۱۳	اہلیہ صاحبہ عبداللہ صاحب	۴/

(Ghulam Haida Vakil)

رسومات بد

(یا)

مغضوب علیہم قوم کی قربانی

کا رواج جو مسلمانوں میں رائج ہوگیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے اصل بات یہ ہے۔ کہ جب سے مسلمان ہندوستان میں آئے۔ نور ہدایت کی روشنی سے ہندوستان کو منور کر دیا۔ اور اسلام کی کرن ہر ایک اندھیرے دل پر پڑی۔ مذہب توحید نے ہندو اقوام کو خوب جذب کیا اسکی پاک کشش نے ہر ایک قوم کو کھینچا۔ جو افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے اسکی پاک تعلیم نے انکے مذہب رسم رواج و انکے اخلاق و عادات پر گہرا اثر کیا۔ مگر اسمیں کوئی شک نہیں کچھ نہ کچھ ہندی رسومات ساتھ لیتے آئے لیکن اسلام کے قوی اور تازہ اثر نے رسومات کو دبا دیا۔ مگر مشرکانہ آگ دل میں مخفی رہی۔ جونہی اسلام کی تعلیم سے مسلمان غافل ہوئے۔ یہ پرانی عادات اور مشرکانہ رسوم عود کر آئیں۔

اب مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ اگر کسی گھر میں لڑکی پیدا ہو۔ بجائے خوشی کے گھر ماتم کدہ بنجاتا ہے یہ کیوں؟ اسلئے کہ جہیز اور شادی کے اخراجات ناقابل برداشت برادری کے خوش رکھنے کے لئے گھر فروخت کر دیتے ہیں۔ بلکہ سود جیسی لعنت جسکے بارے میں صاف حکم قرآن شریف میں موجود ہے۔ اللہ و رسول کی لڑائی کے لئے تیار ہوجاؤ۔ محض رسم پوری کرنے کیلئے اپنی برادری کو خوش رکھنے کے لئے ابدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہنم خرید لیتے ہیں۔

ان مسلمانوں کی حالت دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ جو سماجی اور آریہ خواتین کی طرح رسومات کرتی ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ مامور وقت کا انکار کیا مغضوب علیہم کا ساتھ دیا۔ میں ایک ہندو رسم و رواج کی ایک مثال سُناتی ہوں جو ایک سچا واقعہ ہے۔ تھوڑا عرصہ ہُوا بنگال میں یہ واقعہ ہُوا تھا۔ شاید مسلمان عورتیں اس سے عبرت پکڑیں۔ کہیں ہندو تقلید سے۔ اس منزل پر نہ پُہنچ جائیں۔ وہ واقعہ یہ ہے:۔

کچھ عرصہ ہُوا ایک بنگالی اخبار میں مَیں نے پڑھا تھا۔ بنگال میں ایک سکول ماسٹر تھا۔ سوسائٹی اسکی قدر و منزلت کرتی تھی۔ اسکے گھر میں ایک لڑکی تھی جسکا نام ہلتا دیوی تھا۔ جب لڑکی بالغ ہوئی۔ تو اسکے والد کو اسکی شادی کی فکر ہوئی۔ بنگال میں ہندو رسم و رواج کے بموجب داماد خریدنا پڑتا ہے۔ یعنی جو شادی پر زیادہ خرچ کرے۔ اور زیادہ جہیز وغیرہ لڑکی و داماد کو دیوے۔ اسکو لائق و اعلیٰ امیر داماد ملتا ہے جو کم خرچ کرے اسکو معمولی حیثیت کا داماد ملتا ہے۔ ہلتا دیوی کا والد بظاہر لوگوں کی نظروں میں عزت دار امیر مشہور تھا لیکن اسکی اندرونی حالت بوجہ افلاس کمزور تھی۔ اسلئے رات دن اس فکر میں رہتا تھا۔ کہ مالی حالت نہایت کمزور ہے۔ زیادہ اچھا داماد خریدا نہیں جا سکتا۔ اگر معمولی حیثیت کے داماد سے شادی کر دی۔ تو میری تمام عزت برباد ہو جائیگی۔ قوم و برادری میں بدنام ہو جاؤنگا۔ بلکہ میری تمام عزت و آبرو کا پردہ فاش ہو جائیگا۔ جوں جوں ہلتا دیوی جوان ہوتی گئی۔ اس کی شادی کی فکر میں اسکا والد کمزور و لاغر ہوتا گیا ہلتا دیوی نے دیکھا کہ محض میری شادی کے غم میں والد گھل گیا ہے۔ حیف ہے ایسی زندگی پر میری جوانی میرے والد کی ہلاکت کا باعث ہوئی۔ اس نے ایک رات سوتے وقت اپنی رضائی پر مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگا دی۔ اسی رات جلکر خاک ہو گئی۔ مرتے وقت ایک چٹھی لکھ کر چھوڑ گئی۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ مَیں اپنے والد کا کس مُنہ سے شکریہ ادا کروں جسکے گھر میں مَیں نے جنم لیا میری اچھی طرح سے پرورش کی اور مجھے ہر قسم کا سُکھ دیا۔ مگر لعنت ہے اس قوم ذات برادری و خاندان پر جسکی مَیں بدنصیب ممبر ہوں۔ جس کی رسم و رواج میری ہلاکت کا باعث ہوئی۔ اگر مَیں زندہ رہتی تو یقیناً میرے والد بزرگوار کی زندگی ختم ہو جاتی۔ اس سے بہتر مَیں یہی سمجھی ہوں۔ کہ خود موت قبول کروں اور والد کو زندہ رکھوں۔

اے مسلمان بہنو! ہمارے لئے یہ واقعہ عبرت اور بصیرت کا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو شادی و جہیز کی فضول خرچی اس منزل تک پہنچا دیوے جو ہندو عورتوں کو نصیب ہوئی میرا یہ پیغام ہندو عورتوں کو پہنچا دو۔ اے ہندو جاتی کی دیویو! تمھاری ماؤں نے تمھیں جنا تھا۔ کہ تم مغرورانہ زندگی بسر کرو۔ مگر اب تم موت کی دیوی ہو۔ رسم ستی کی بھینٹ پر تم چڑھیں۔ دختر کُشی کی رسم پر تم قربان ہوئیں۔ غرض کون کون سے پاپوں اور گناہوں کا ذکر کروں۔ یہ کیوں کس لئے ہُوا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے کہ کل جگ کا زمانہ تھا۔ کرشن جی مہاراج نے فرمایا تھا جسوقت دھرتی پاپوں اور بدیوں سے بھر جائیگی۔ زمین روحانیت سے خشک ہوجائیگی۔ اسوقت میں دنیا میں دوبارہ ابرِ رحمت بنکر آؤنگا۔ تاکہ خشک مُردہ زمین کو دوبارہ زندہ کروں۔ اور مخلوق کو گناہوں سے نجات دلواؤں۔ اے ہنود بھائیو! اب ست جگ کا زمانہ آگیا ہے نامرادی کی موت مت مرو۔ حضرت کرشن آئے اور اپنا کام کرکے اس دنیا فانی سے رخصت بھی ہوگئے انکا خلیفہ قادیان میں موجود ہے۔ جسکی بینسری میں کشش ہے۔ جسکی سریلی آواز کہتی ہے۔ کہ آؤ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ سُرگ یعنی بہشت کا دروازہ کھلا ہے۔ ابدی زندگی حاصل کرو اور نجات پاؤ۔ ہمارا خدا فرماتا ہے۔ اے میرے بندے تو میری طرف ایک قدم آ۔ میں تیری طرف دو قدم آؤنگا۔ تو مجھے سجدہ کر میں تجھے پیار کرونگا۔ تو مجھ سے مانگ میں تجھے دونگا۔ فقط والسلام

خاکسارہ امۃ الرشید بیگم اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ امرتسر

میاں نذیر احمد صاحب مرحوم چغتائی

بھائی نذیر احمد صاحب مرحوم میرے سُسرال کے رشتہ داروں میں سے ہیں اسلئے مجھے ان کے حالات سے بہت علم ہے مرحوم کی اہلیہ جو ایک علمی خاندان سے نیک سیرت بیوی تھی۔ چار سال سے فوت ہوگئی تھی اور دو لڑکیاں چھوڑ گئی تھی۔ نرینہ اولاد نہ تھی۔ مرحوم اِن اپنی دونو بیٹیوں کو جس محبت اور پیار سے پرورش کرتے رہے۔ وہ ایک خاص نمونہ تھا ایسی نظیر دنیا میں کم ملتی ہے۔ کیا مجال کہ کبھی انکی کسی بات پر تنگی ہوئی ہو۔ ماؤں سے بھی کبھی نہ کبھی تنگی کا اظہار ہوجاتا ہے مگر مرحوم کو خدا تعالیٰ نے اپنی بیٹیوں کیلئے خاص دل عطا فرمایا ہوا تھا قادیان شریف میں میرے والد صاحب کے مکان میں کچھ مدت رہے۔ یَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ پر خاص عمل تھا میں مرحوم کی اس نیک عادت کو قلم میں لا نہیں سکتی خدا تعالیٰ کی توفیق سے مرحوم اس عمل کی وجہ سے مجھ کو اور میری بہن مسعودہ کو مرحوم کی لڑکیوں سے خاص پیار ہوگیا۔ اِس پیار کی وجہ سے مرحوم ہمارے والد صاحب کے ساتھ بڑے ادب سے پیش آیا کرتے اور والد صاحب کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ سے باپ کی طرح ہی محبت ہے۔ بیمار ہوگئے اور میرے بھائی مولوی ظفر اسلام صاحب کو پیغام دیا کہ والد صاحب سے کہنا کہ تمہارا بیٹا بیمار ہے اور شفاخانہ میں پڑا ہے اس کے لئے دعا کرو اتفاقیہ میرے والد صاحب میرے بچوں کی دوائی کیلئے نور ہسپتال میں گئے۔ اور ایسی پر مرحوم سے بغیر ملے کے باہر نکل رہے تھے کہ مرحوم نے انکو بُلا لیا۔ والد صاحب گھر آکر فرماتے ہیں کہ میں نے میاں نذیر احمد صاحب کو نہایت صالح اور صاف دل پایا ہے۔ اُسکو موقعہ تھا کہ وہ مجھے نور ہسپتال سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ کر ناراض ہوجاتا۔ مگر اس نے تو مجھے خود بُلا لیا۔ والد صاحب نے اُسوقت فرمایا کہ لڑکیوں کو ہمارے گھر میں بھیج دیں۔ مگر اس خدا کے پیارے بندے نے ایسے تنگ موقعہ پر بھی اُنکو جدا کرنا پسند نہ کیا۔ اور جواب میں فرمایا کہ اِنکے پاس ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے ان سے دل لگی ہے اور والد صاحب کے اِس سوال پر خوش ہو کر انکو دعا دی اور جزاک اللہ کہا۔

میں عورت ذات ہوں اور جانتی ہوں۔ کہ ہمیں والدین کے پیار کی کسقدر خواہش اور تڑپ ہوتی ہے۔ اِسوجہ سے میرے اندر مرحوم کی اِس نیک عادت کی بہت قدر ہے۔

مرحوم کو قادیان شریف سے خاص محبّت تھی صحت اور بیماری میں اکثر قادیان ہی گذارتے۔ اس آخری بیماری میں نور ہسپتال میں بغرض علاج ٹھہرے۔ ۱۲ اگست کو اپنے والد صاحب کے ہمراہ لاہور کو روانہ ہوئے۔ ۱۳ و ۱۴ اگست درمیانی شب کو اپنے مجازی پیاروں سے جُدا ہو کر اور فانی مقام کو چھوڑ کر حقیقی پیارے کے پاس جاودانی مقام میں جا بسیرا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

میں سچ کہتی ہوں اور دل کی بات کہتی ہوں کہ قدرت نے ہم سب کو مرحوم کے ساتھ خاص محبّت پیدا کر دی تھی۔

میرا اعتقاد ہے۔ کہ اس محبّت کے سبب قادر خدا نے یہ سامان مہیّا فرمایا۔ کہ جس دن لاہور سے مرحوم کی لاش لائی گئی۔ اُس دن میرا میاں (خاوند) اتفاقیہ قادیان شریف آئے ہوئے تھے۔ دعائے جنازہ میں شامل ہو گئے نیز مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں میری والدہ مرحومہ کی مجاورت و ہمسائگت میں مرقد منور ملی۔

میں خود دعا کرتی ہوں اور اپنی بہنوں کی خدمت میں اس دعا کے لئے درخواست کرتی ہوں کہ مولا کریم مرحوم کو غریق رحمت کرے جنّت کے اونچے مقام پر جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم کی بیٹیوں کی کفالت میں خاص صورت پیدا فرمائے۔ جس سے مرحوم کی روح کو تروتازگی ہو۔

مرحوم کی بیٹیوں کو عمر عطا فرمائے دین و دنیا میں خوش نصیبی بخشے۔ والدین کی خاص یادگار بنائے۔

میں رشتہ داری کے تعلّق اور نیز احمدیت کے واسطہ سے مرحوم کے تمام خاندان کی خدمت میں اس صدمے پر اس غم میں شامل ہو کر اظہارِ افسوس کرتی ہوں۔ خاصکر بزرگوارم میاں معراج الدین صاحب سے اور مرحوم کی ہمشیرہ بہن رقیہ بیگم سے دلی اخلاص اور محبّت کے ساتھ اس غم میں شریک ہوتی ہوں اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ مولا کریم بزرگوارم میاں صاحب موصوف کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اجر نیک کا مستحق بنائے۔

والدین کے اندر اولاد محبّت اور بہنوں کے اندر بھائیوں کا پیار جو خدا نے ڈال رکھا ہے۔ اُسکے بیان کرنیکی ضرورت نہیں اِسکے بعد باقی خاندان کو جسقدر تعلّق ہے اسکی نسبت میرا یقین ہے۔ کہ انکو بھی مرحوم کے صالح ہونیکی وجہ سے مرحوم کی مفارقت پر خاص صدمہ ہوا ہوگا۔ میں نے اپنے گھر میں دیکھا ہے۔ کہ میرے والد صاحب حالانکہ مرحوم کے ساتھ تھوڑا عرصہ میل ملاپ کا موقعہ میسّر آیا تھا۔ مرحوم کی لاش کے آنے پر گھر میں جا کر ایسا سخت روتے تھے کہ بول نہیں سکتے تھے۔ اِس سے اقربا کا نقشہ میرے سامنے آجاتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اِسکے بعد اسوقت میرے اندر ایک خواہش پیدا ہوتی ہے اُسکو بھی عرض کر دینا چاہتی ہوں کہ مرحوم کی جو دو لڑکیاں ہیں۔ اُن میں سے ایک پرورش کے لئے مجھے دیجائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تا کہ مرحوم کی روح کو خوشی پہنچا سکوں اور خدا تعالیٰ سے اجر حاصل کر سکوں اور میں اُمید کرتی ہوں کہ بزرگوارم میاں معراج الدین صاحب اور بہن رقیہ بیگم اور باقی اقربا خوب جانتے ہیں کہ میری یہ درخواست کسی ذاتی اور دنیاوی مفاد کے ماتحت نہیں۔ والسّلام

خاکسار عاجزہ سعیدہ بیگم از قادیان اہلیہ میاں وزیر محمدؐ صاحب لاہوری۔

پردہ

مسلمان عورتوں کے لئے پردہ لازمی چیز ہے خصوصاً ہندوستان میں جہاں مختلف قومیت کے ساتھ عورتوں کو رہنا پڑا ہے جو لوگ عورتوں کے لئے پردہ کو قیود سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں عصمت و عفت کا مدار آبرو اور عزّت کا انحصار اگر ہے تو صرف پردہ پر۔ پردہ ہی عورتوں کو زمانے کی بگڑتی ہوئی ہواؤں سے بچا سکتا ہے اور پردہ ہی انکو عورت کے صحیح معنوں کا مستحق بنا سکتا ہے اس زمانے میں یوروپین تہذیب کا اثر ہندوستانیوں کی کمزور طبیعتوں پر اسقدر زیادہ ہو گیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہر بات میں یورپ ہی کی تقلید کو پسند کیا جاتا ہے مذہب کچھ کہے اسلام کچھ بتلائے وہ سب فضول ہے مگر جو بات عروس یورپ کی زبان جادو بیان سے نکل جائے وہ پتھر پر لکیر اور اس پر تمام یوروپین تہذیب کے فدائی آمنّا وصدقنا کہنے کے لئے تیار ہیں یہ تمام باتیں اور بد اعتقادیاں اور صراط مستقیم سے لغزشیں اسلام سے ناواقفیت اور عقل سلیم سے بے بہرہ ہونیکا نتیجہ ہیں رسم پردہ جو آجتک اسلامی ممالک میں نہایت عزّت اور وقعت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی رہی ہے اور جسکے فوائد اصحاب دانش و بینش پر ہویدا ہیں اور جس پر تیرہ سو برس سے لیکر آجتک مسلمان عمل کرتے چلے آئے ہیں آج یوروپین تہذیب کے اذہانِ باطل میں فقط غیر مفید چیز ہے بلکہ پرلے درجہ کی تباہ کن ثابت ہوئی ہے مگر اسکے علاوہ دیکھو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہدے فرمانبردار عورتوں کو وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے ان تمام مقاموں کو ڈھانپ کر رکھیں جن سے بدروحوں کو مضرت رسانی کا موقع مل سکتا ہے اور اپنے سنگار کی نمائش نہ کریں سوائے اسکے کہ جو مجبوری سے ظاہر ہو جائے اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو باہر نکلتے وقت اپنے گریبانوں پر ڈال لیں اور وہ اپنے پاؤں اور پنڈلیوں کو ایسے انداز میں رکھتی ہوئی نہ چلیں پھریں جس سے انکی زینت کے وہ حصے ظاہر ہوں جو کہ چھپانے کے قابل ہیں یعنی پنڈلیاں وغیرہ ننگی نہ رکھی جائیں یا ایسا لباس نہ پہنا جائے جو کہ پورے طور پر انکو چھپا نہ سکے۔

دوسری جگہ قرآن شریف میں آتا ہے کہ اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا غیروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک پرچہ نہ لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھدار ہو اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ پاؤ تو جب تک اجازت نہ لو اسوقت داخل نہ ہو اور اگر تمھیں کہا جائے لوٹ جاؤ یہ تمھارے لئے پاکیزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اللہ خوب جانتا ہے اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم غیر رہائشی مکانات میں جہاں تمہارا اسباب ہے چلے جایا کرو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ اسے خوب جاننے والا مہربان ہے۔ خاکسار ک۔ خ۔ ن بنت شیخ مولا بخش صاحب از لاہور

سبق

(۱) ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے۔ باہر سے آواز آئی کہ بھوکھا ہوں مفلس ہوں آپکا دل ہل گیا۔ سامنے سے روٹی اٹھا کر باہر لے گئے اور سائل کو بلا کر دینے لگے۔ اس نے اپنی جھولی پھیلائی آپ غصہ سے بیتاب ہو گئے اور اسکی تمام جھولی آپنے اونٹ کے سامنے پلٹ دی۔ اور کہا جا ظالم تو حریص ہے۔ اور مسلمانوں کو کاہل اور مفت خوری سکھاتا ہے۔ (۲) ایک روز رسول مقبول کی خدمت میں ایک صحابی آئے اور آہستہ سے عرض کی یا رسول اللہ تین دن سے گھر میں فاقہ ہے۔ کیا اب مجھے سوال کرنا جائز ہے۔ آپنے فرمایا کیا تمہارے گھر میں کچھ ہے۔ کہا صرف ایک کمبل اور لکڑی کا پیالہ ہے فرمایا۔ انکو بیچو اور ان کے دام سے کلہاڑی خرید کر لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرکے شکم پروری کرو۔ مسلمانوں کے لئے سوال کرنے سے زیادہ کوئی شرمناک کام نہیں اب آجکل کے مسلمانوں فقیروں اور مسلمانوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ کس کس روپ سے خیرات مانگتے ہیں یہ قصہ اِس غرض سے اپنی بہنوں کو سُنایا جاتا ہے کہ اِس قسم کی خیرات سے اُنکا بہت کچھ تعلق ہے۔ عورتوں ہی کے دل کو پیشہ ور فقیر اپنی طرح طرح کی صداؤں سے خوب بِگلاتے ہیں۔ جہاں اُنہوں نے کہا تیرے بچے جیویں۔ دولت ملے بہن تو کسی کی محتاج نہ ہووے پوتوں پھلے دُودھوں نہائے تو فوراً کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے حالانکہ ایسی خیرات محض رشوت یا اُسکے خوشامد کا معاوضہ ہے۔ انہوں نے دُعا دی تم نے روٹی دی۔ برابر ہے۔ میری پیاری بہنوں خیرات وہ ہے۔ جو واقع میں محتاج آدمی کو دیجائے اور اس قسم کے شکریہ کی اُمید بھی نہ رکھی جائے۔ آجکل خیرات کا سب سے بہتر مصرف یہ ہے۔ کہ غریب بچوں کی تعلیم یا یتیم خانہ میں بھیجدیا جائے۔ یہ اصلی خیرات ہے۔ تندرست ہٹے کٹے مشٹنڈوں فقیروں کو دینا ایسا ہے جیسا کوئیں میں پھینکدیا۔ ہندوستانیوں کا بہت سا روپیہ اسطرح بے سود ضائع جاتا ہے۔ والسلام

عاجزہ اہلیہ۔ شیخ محمد عبداللطیف سیلوی ہیڈ مسٹر مس زہرا بیگم بکٹ گنج مردان

وداعی دعوت

میرے بھائی عزیز سردار احمد خاں کی تبدیلی ایبٹ آباد میں ہوئی ہے۔ انہوں نے احمدی و غیر احمدی مستورات کو چائے کی دعوت دی تھی چاہیئے تو تھا۔ کہ احمدی مستورات چائے کی دعوت دیتیں۔ مگر خیر انہوں نے خود دعوت دی۔ جس میں احمدی و غیر احمدی مستورات سب شامل تھیں۔ صداقت مسیح موعود پر مریم خاتون دختر بھائی صاحب عبداللہ نے مضمون سُنایا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار مریم صدیقہ اہلیہ بابو محمد شفیع انچارج [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخشوشنوا فان النعم لا تدوم

(کہ مے خواہد نگارمن تہیدستاں عشرت را)

میری معزز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مَیں اسوقت آپ بہنوں کی خدمت بابرکت میں چند کلمات لکھنے کی جرأت کرتی ہوں۔ امید ہے کہ میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو عملی جامہ پہنا کر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی اہم بات ہے۔ کہ جسپر چلکر ہم نہ ہی کبھی فقر و قرض کا مُنہ دیکھ سکتی ہیں۔ اور نہ ہی کبھی دینی خدمات سے پیچھے رہ سکتی ہیں۔ وہ کیا بات ہے؟ وہ ایک فقرہ ہے۔ ہاں وہ ایک پُر حکمت بات ہے۔ (پھر بھی وہ کیا ہے؟)۔ وہ ایک مقدس انسان کے اخلاق کا فوٹو ہے۔ وہ مقدس انسان کون ہے؟ وہ وہ انسان ہیں۔ جو دین کے مقابلے اپنے جسم کی پروا نہیں کرتے تھے نہ جان کی نہ عزت کی خواہش رکھتے تھے نہ مال کی۔ ہاں ہاں وہ مقدس انسان وہ تھے جن کو ہمارے سیدنا مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونے کا فخر حاصل ہُوا۔ وہ امیر المؤمنین و امام المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا "اخشوشنوا فان النعم لا تدوم" ترجمہ۔ سخت جان ہو کر زندگی بسر کرو ناز و نعمت کی زندگی ہمیشہ نہیں رہتی۔

اب آپ اس فقرے کو دیکھیں اور اپنی حالت کو دیکھیں اور موازنہ کریں۔ اور سوچیں کہ کیا ہماری حالت اس فقرے کے مطابق ہے۔ ہرگز نہیں آجکل ساٹن۔ جاپان۔ وائیل۔ بوسکی کے سوائے اگر پہنا جائے تو مجلس میں بیٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ لہذا میری پیاری بہنو! آپ ایسے مذہب سے تعلق رکھتی ہیں جو زندہ مذہب ہے۔ اور لوگوں کو زندگی بخشنے والا ہے۔ پس اصل کام ہمارا یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی کا باعث ہوں نہ کہ تنزل کا۔ اگر ہم کفایت شعاری سے کام لیں اور اس فقرے پر عمل کرنیوالی ہو جائیں۔ تو سمجھ لیں کہ ترقی اور کامیابی ہماری دھلیز پر ہے۔ کیونکہ آپ یہ خیال کر لیں کہ ہمارے خاوند جو کما کر لاتے ہیں۔ اگر ہم وہ تمام کا تمام خرچ کر دیتی ہیں تو ہم کبھی بھی سچی خوشحالی حاصل نہیں کر سکتیں۔ اسطرح پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

دنیا میں خاکساری ہی اعلےٰ مقام ہے
جُوں جُوں بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

پس ہم جتنی خاکساری اختیار کریں اتنی ہی ہماری بہتری ہے۔ اگر ہم اس روپے کو بچائیں جو ہم فضول پارچہ جات پر خرچ کر دیتی ہیں۔ اگر ہم اسکو بچائیں اور اسے اپنے دین کی اشاعت میں خرچ کریں تو ہم خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتی ہیں۔ پس میری عزیز بہنو! میرے ان چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو نظرِ تعمق سے دیکھیں گی تو آپکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اگر ہم فیشن کے مطابق چلیں گی تو ہم اپنے دین کی ہرگز ہرگز اشاعت نہیں کر سکتیں۔ پس مَیں خدا تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے دین کی اشاعت میں کامل حصہ لیں۔ والسلام

دُعا گو خاکسارہ امۃ العزیز (اہلیہ بابو عبد الرؤف خاں)

(از مقام جوتنگ بنگیال۔ ضلع راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرض سے بچنے کی ترکیب

میری معزز بہنو! اسوقت دین اسلام کو روپے کی اشد ضرورت ہے اور اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کمترین نے یہ مضمون آپ لوگوں کی بہبودی کے لئے مناسب خیال سمجھ کر لکھا ہے۔ سو واضح ہو کہ ذرہ ذرہ سی حقیر چیزوں پر ہزاروں روپیہ برباد ہو جاتا ہے۔ مثلاً بالی سے نچھ چوڑیاں یا چینی بیل یا بروچ کلپ خریدنے سے ہم لوگ نوشہرہ ہی میں تھے کہ صبح کو کوئی آزار بند بیچنے آیا ہم نے پچھوایا کہ اسکی قیمت کیا ہے اس نے اسکی قیمت بہت زیادہ بتائی اسپر ہمارے ماموں صاحب باہر تشریف لیگئے اور کہا کیا ان آزار بندوں کی قیمت ٹھیک یہی ہے کہنے لگا بابو جی یہ قیمت ٹھیک نہیں لیکن عورتوں کو اتنی ہی قیمت بتاتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ یہ چیزیں نہ بھی ہوں تو بھی گذارہ ہو جاتا ہے۔ ایسی ہوا و ہوس کے پیچھے لگنے سے روپیہ بہت برباد ہوتا ہے اور برباد ہونے کے علاوہ انسان مقروض بھی ہو جاتا ہے۔ سو اس سے بچنے کیلئے یہی گر ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ جتنی آمدنی ہو اس سے کم خرچ کرے اور آمدنی اور خرچ کا پہلے ہی حساب کیا جائے۔ بعض کو دیکھا ہے کہ وہ مہینے کے ابتدائی دنوں میں خوب کھُل کر خرچ کرتی ہیں اور مہینے کے پچھلے دنوں میں تنگی سے گذارہ کرتی ہیں سو یہ طرز و طریق ٹھیک نہیں بلکہ خرچ کا اندازہ ہونا چاہیئے کہ اوّل اور آخر دنوں میں برابر ہو اپنے اخراجات کا حساب رکھو۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تھوڑی سی آمدنی ہے اسکا کیا حساب کریں حالانکہ یہ بڑی غلطی ہے جتنا آدمی غریب ہو اسے اتنی ہی پیسے پیسے کی غور و پرداخت کرنی چاہیئے جو شخص غور و فکر سے خرچ کرتا ہے یاد رکھو وہ کبھی بھی کسی کا قرضدار و محتاج نہیں رہتا بعض کی عادت ہوتی ہے کہ بنیوں کو لگاتے ہیں خواہ وہ مہنگا دیں یا سستا دیں انہی سے لیتے ہیں۔ قرض بہت ہی بری چیز ہے جب انسان کسی سے قرض لینے جاتا ہے تو ایسا ذلیل ہوتا ہے کہ گویا بھیک مانگتا ہے مثل مشہور ہے کہ قرض تو باپ کا بھی بھلا نہیں تو اوروں کا کیا کہنا۔ ہر ایک کو کوشش چاہیئے کہ روپیہ اپنے ہاتھ میں رکھیں اور جب ضرورت ہو نقد روپیہ دیکر چیز خرید لیں اس سے دوکاندار بھی چیز اچھی اور سستی دیتا ہے اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیئے کہ غیر ضروری اخراجات سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

انسان بلا ضرورت روپیہ صرف کرتا ہے اور جب ضرورت کا وقت آتا ہے تو اسکے پاس کچھ نہیں ہوتا اس لئے چاہیئے روپیہ کو بہت احتیاط سے خرچ کریں اسوقت تبلیغی کاموں میں زیادہ ضرورت روپیہ کی ہے اور کارکنوں کی تنخواہوں کا غرباء کی مدد کا انحصار چندے پر ہی ہے جب روپیہ ہی نہ ہوگا تو دین کے کاموں میں ہم کیا خاک مدد دینگے ہماری تو بس ایسی ہی مثال ہوگی حیوانوں کی سی کہ اپنا ہی پیٹ پالا اور کسی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فکر ہی نہیں ہمارے بھائی دُور دراز ملکوں میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں اگر انکو ضروری اخراجات کے لئے روپیہ نہ ملے تو وہ بیچارے کام کیا کرینگے حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے کہ خرچ آمدنی سے کم ہو اور جو کچھ بڑھے یا بڑھ سکے وہ دین کی راہ میں دیدیں والسلام

کمترین رقیہ خاتون اہلیہ بابو محمد اسحٰق صاحب از لاہور

دین کیلئے مجاہدات کرو

میری عزیز بہنو! ہم پر اکثر دینی فرائض ہیں جنکے ادا کرنے کے لئے میں خدا تعالیٰ بزرگ و برتر سے التجا کرتی ہوں کہ وہ پیارا ہمارے دلوں کو مضبوط بنا دے اور ثابت قدم رکھے آمین۔ اور احمدیت کے لئے سچی قربانیاں کرنیکے لئے تیار ہوں آج نہیں بلکہ جب سے ہمارے خاتم الخلفاء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں روشن ہوئے اور اپنے قادر کریم خدا کے ہاتھ سے ظاہر کیئے گئے اس روز سے ہمارا اہم فرض ہے کہ ہم صحابیات کا نمونہ دکھائیں۔ بہت افسوس سے کہتی ہوں کہ اس دن سے لیکر آجتک ہم نے کوئی ایسا نمونہ نہیں دکھایا جس سے دیکھ کر غیر مذہب کی عورتیں رشک کرتی ہوں اور انکی عقلیں حیران و دنگ رہ گئی ہوں اللہ تعالیٰ جیسا صحابیاتؓ پر خوش تھا ویسا ہی ہم پر خوش ہو نہ ہم نے کوئی نمونہ دکھایا اور نہ ہی اپنے خدائے ذوالجلال کو راضی کیا۔

اے خدا ہم کو روحانی زندگی عطا کر اپنے پاک حضور سے۔ جس سے ہم زندہ رہ کر تیرے قرب کو حاصل کریں۔ اے باری تعالیٰ رحیم و کریم مولیٰ ہم پر وہ فضل و کرم کا دروازہ کھول جو تُو نے صحابیات پر کھولا تھا۔ مگر جب ہم یہ التماس کرتی ہیں تو شرمندہ ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم نے ان باتوں کیلئے کوئی بندوبست نہیں کیا اور نہ ہی پوری طرح سے جان مار کر کوشش کی اسواسطے یہ درجے نہ ملے اور مرتبے حاصل نہ کر سکیں۔ والسّلام

راقمہ امۃ اللہ بنت محمد رشید خاں سٹیشن ماسٹر

تہنیت تولد

پسر حضرت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب - از ناچیز قاسم علیخان قادیانی

وہی ہے قابلِ حمد و ستائش ذاتِ سبحانی
نہ فرزند و پدر جس کا نہ کوئی ہمسر و ثانی
اُسی کی شانِ خلاقی ہے لائق شکر کے ہر دم
نئے گُل روز کھلتے کرتے ہیں جسکی ثناخوانی
معطر کر دیا کس گُل کی آمد نے مشامِ جاں
صبا کس کی خوشی میں پھرتی ہے اترائی مستانی
نویدِ جانفزا آئی بہ گوشِ انتظاری میں
کہ مفتی فضل رحمٰن پہ ہوا پھر فضل رحمانی
حرم ثانی سے یہ فرزند اوّل ہیں ہوئے پیدا
ہوئی ہے چار پشتوں پر یہ ظاہر شانِ ربانی
جو ہیں بھائی بہن اس خوش لقا کے سابقہ ان سے
رہے یہ سب کے دل میں صورتِ شمع شبستانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ پہلے تین بھائی اور ان کی تین بہنیں ہیں
ہیں بطنِ بی بی حفصہ کے یہ گلہائے گلستانی
یہ بی بی نورعین قلب نور الدین اعظم تھیں
خدا نے جن کو عالم میں عطاء کی تھی جہانبانی
نہ تھا اک زوجیت کا انکا رشتہ مفتی صاحب سے
پھوپھی زادہ کا بھی تھا ان میں اک پیوند جسمانی
غلط ہے فرق کرنا اپنے بیگانے کا کچھ ان میں
نہ کوئی فرق جسمانی نہ کوئی فرق روحانی
مبارک آپکو اے مادرِ پیارے بشیر احمد
جو کی ہے آپنے بن ماں کے بچّوں کی نگہبانی
کیا وہ غم غلط تم نے ہی آکر مفتی صاحب کا
دکھائی حضرتِ حفصہ کی زندہ شان احسانی
خدا نے تم کو اس انعام میں یہ لختِ دل بخشا
یونہی لاتی ہے پھل دنیا میں راہِ حق کی قربانی
عقیقے کے ذبیحے میں یہی مخفی ہدایت ہے
بنے گا جسم انسانی بہا کر خون حیوانی
الٰہی آسماں سے برکتیں لائی تری رحمت
رہے ہر حال میں سایۂ سروں پر فضلِ رحمانی
رکھا نامِ مبارک حضرتِ محمود احمدؓ نے
بشیر احمد - الٰہی ہو یہ تیرا عاشقِ جانی
مبارک آپکو سب دوستوں کو مفتی صاحب کو
ہو ماں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو سب کا راحتِ جانی
رہے آنکھوں کی پتلی بھائی بہنوں کا عزیزوں کا
یہ اپنے اور بیگانے کو بخشے نورِ ایمانی
یہ ہووے خادمِ دینِ محمدؐ عاشقِ احمد
پلائیں حضرتِ محمود اس کو جامِ عرفانی
دعا ہے قادیانی کی تیری درگاہ میں ہر دم
بشیر احمد بنے یارب. بشیرِ احمدؑ ثانی

ماں کی دعا اپنے بچے کیلئے

دعا ہے خدا سے مری اے خلیل
تجھے زمرۂ منعمیں سے بنائے
رہے سایہ سر پہ سدا فضلِ مولا
نہ کوئی مصیبت تجھے منہ دکھائے
رکھے دونوں عالم میں عزت سے اللہ
ہر اک شر سے ہر آن تجھ کو بچائے
تجھے شاد رکھے وہ آباد رکھے
تجھے زیر سایہ وہ اپنے بسائے
بنائے خدا تجھ کو قرآن کا عاشق
خدا علم و حکمت کا وارث بنائے
ترا شغل ہو خدمت دین کرنا
نہ تبلیغ سے تو کبھی دل چرائے
نہ عادت ہو تجھ کو کبھی جھوٹ کی بھی
طبیعت میں سچ بولنا ہی سمائے
ہمیشہ رہے شیشۂ دل مصفٰے
خدا صاحب زہد و تقویٰ بنائے
چلا کر ہدایت کے رستوں پہ دائم
خدا تجھ کو اپنا مقرب بنائے
تری عمر لمبی ہو اے ننھے بچے
تو ہر وقت ہر لحظہ خوشیاں منائے

بچہ ہا عائشہ بیگم زوجہ مولوی عطا محمد کلرک دفتر ناظر اعلیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمدردی

مصیبت جسکو پیش آئے تو اسکا آشنا تو ہو
کوئی ماتم زدہ پائے تو اس کا غم ربا تو ہو
کوئی ہو راہ گم کردہ تو اس کا راہ نما تو ہو
غرض ہر زخم کی مرہم ہو ہر دُکھ کی دوا تو ہو

پیاری بہنو! دنیا میں ایک دوسرے کی ہمدردی کی ہر ایک انسان کو ضرورت پڑتی ہے۔ خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب خواہ انسان ہو خواہ حیوان۔ کیونکہ یہ دونو فرقے عالم حیوانات میں ہیں اور ان دونو کو کھانے پینے کی اور تازہ ہوا کی یکساں ضرورت پڑتی ہے۔ جسطرح انسان بغیر کھائے پیئے اور بغیر تازہ ہوا کے نہیں جی سکتا۔ اسی طرح حیوانوں کی بھی حالت ہے کہ وہ بھی کھائے پیئے بغیر اور تازہ ہوا کے بغیر نہیں جی سکتے پھر اسی طرح اگر انسان بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو حیوان بھی بیمار ہوا کرتے ہیں۔ تو بس فرق ان دونو میں کیا رہا اسلئے ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ انسانوں اور جانوروں پر یکساں ہمدردی کرے۔ پھر اگر اسپر خرچ کا سوال ہو تو وہ علیحدہ بات ہے۔ اگر کسی کی ہمدردی میں کچھ مال بھی خرچ کرنا پڑے تو بھی دریغ نہ کرے کیونکہ اس نے بیکس کی مدد کر کے خدا کو خوش کرنا ہوتا ہے اور پھر مال بھی تو اسی خدا ہی کا دیا ہوا ہوتا ہے جس کو فی سبیل اللہ دینے سے اللہ تعالیٰ اسکے مال میں اور زیادہ ترقی کر دیتا ہے نہ کہ کمی کیونکہ مال بھی ایک انگور کی بیل کی مانند ہوتا ہے جس طرح

کہ انگور کی بیل کو جتنا کاٹا جائے اتنی ہی بڑھتی ہے اسی طرح مال کو جتنا خدا کی راہ میں صرف کیا جائے اتنا ہی خدا اسے بڑھاتا ہے۔ اسی طرح جو کسی کی ہمدردی کرتا ہے۔ مثلاً کسی بھوکے کو کھانا کھلانا۔ کسی ننگے کو کپڑا پہنانا۔ کسی یتیم کی پرورش کرنا کسی بیمار کی تیمارداری کرنا۔ کسی پیاسے کو پانی پلانا۔ کسی اندھے کو راستے لگانا۔ کسی بوڑھے کی خدمت کرنا۔ کسی حاجتمند کی حاجت روا کرنا۔ یہ سب باتیں ہمدردی میں داخل ہیں۔ ان سب میں سے جب کوئی کسی کا کوئی کام بھی کر دے تو وہ ضرور کہتا ہے کہ خدا تیرا بھلا کرے۔ جو دعا دل سے نکلتی ہے اور وہ ضرور درگاہ الٰہی میں قبول ہوتی ہے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کا مرتبہ اپنی درگاہ میں بلند کرتا ہے اور دنیا میں بھی وہ لوگ ذلیل اور رسوا نہیں ہوتے کیونکہ بیکسوں کی دُعا انکے حق میں کام کرتی ہے۔ اور خدا ان کی ہر ایک مشکل آسان کر دیتا ہے اور اسے اپنی حفاظت میں رکھ لیتا ہے اسی لئے کسی نے کہا ہے ؏

خرید کر ملیں جتنی دعائیں ناتوانوں کی

سو ایسی دُعا کبھی ضائع نہیں ہوتی جو درد دل سے کیجاتی ہے۔ سبکتگین کا ذکر شاید آپکو معلوم ہوگا کہ اس نے شکار کھیلتے ہوئے ایک ہرن کا بچہ پکڑ لیا اور اسے اپنے گھوڑے پر بٹھا کر واپس آرہا تھا جب اس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو اس بچے کی ماں جو کہ اُمیدوار بچے کے غم اور بیقراری میں پیچھے آرہی تھی۔ سبکتگین کو رحم آیا اور اس نے بچے کو چھوڑ دیا ہرنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکے لئے دعا کی۔ جو کہ درگاہ الٰہی میں قبول ہوئی۔ رات کو سبکتگین کو خواب آیا گویا کہ اسکو کسی فرشتے نے کہا کہ اے سبکتگین تُو نے بےزبان پر رحم کیا خدا کی درگاہ میں پسند آیا اس نے تیری اس ہمدردی کے انعام میں تجھے بادشاہی کا عہدہ عطا کیا۔ دیکھنا اسی طرح اسی رعایا پر بھی رحم کریو۔

اب یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ کہاں ایک غلام سبکتگین اور کہاں بادشاہی کا عہدہ۔ یہ صرف بیکسوں پر ہمدردی اور انکی دعا کا نتیجہ ہے اسی طرح ایک اور مثال ہے وہ بھی اسوقت جیسی ٹوٹی پھوٹی میرے ذہن میں ہے پیش کرتی ہوں کہ ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ وہ کون تھا اور کہاں جا رہا تھا۔ راستہ میں دھوپ تیز تھی اور جنگل بیابان تھا۔ وہاں اسے ایک کتا نظر آیا جو کہ پیاس کے مارے تڑپ رہا تھا اس شخص کو اس کتے پر رحم آیا۔ اور اس کیلئے پانی تلاش کرنے لگا آخر اسے ایک کنواں نظر آیا جس پر پانی نکالنے کا کوئی سامان نہ تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے سر سے پگڑی اتاری اور پاؤں سے جوتا اتارا اور ان چیزوں سے رسی اور ڈول کا کام لیا کوئیں سے پانی نکالا کر اس پیاسے کتے کو پلایا اور اسکی جان میں جان آئی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ہمدردی سے بہت خوش ہوا۔ اور غیب سے آواز آئی کہ اے بندے تُو نے اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ تیری اس ہمدردی پر بہت خوش ہوا اور اسکے انعام میں تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ پس کسی پیاسے کو پانی پلانا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی قیمت رکھتا ہے کہ گویا ایک پیالہ پانی سے جنت مول لے لیا۔ میں نے کہیں سے ایک پنجابی نظم دیکھی تھی کہ ؎

جس نوں گھیریا بہت گناہاں چارا پیش نہ جاوے
اک پیالہ پانی دیوے دفتر پاک ہو جاوے

اہلیہ مبارک اسمٰعیل ہیڈ ماسٹر

جنس لطیفہ کی کم ہمتی۔ اور مذہب سے غفلت

محترم بہنو اور معزز خواتین! ابتدا سے ہی میری دلی خواہش یہ تھی۔ کہ میں کبھی کبھار اپنے ناقص خیالات مصباح میں شائع کیا کروں مگر میں گھر کے کام وغیرہ میں مشغول بالخصوص حصول تعلیم میں مصروف ہوں۔ اس لئے میں اپنی خواہش پوری نہ کر سکی۔ لیکن تاہم اس قدر کمی وقت میں بھی آج میں چند ناقص خیالات ہدیہ ناظرات کرتی ہوں۔ وہو ہذا:۔

دنیا کی ہستی میں جسقدر صحیفہ قدرت کا مطالعہ کیا جاویگا۔ تو اریخ کو پڑھا جاویگا۔ زندگی کے اصولوں کو مدنظر رکھا جاویگا۔ یہی معلوم ہوگا۔ کہ دنیا کی مشین کا انجن۔ دنیا کی ریل کا ڈرائیور۔ دنیا کی کشتی کا سٹیمر اگر کوئی ہے۔ تو وہ جنس لطیفہ کی ذات برکات ہے۔ ہونہار پودوں کا وجود میں لانا۔ انسان

کا انسان بننا۔ قدرت کاملہ کا ظہور۔ اگر قائم رہ سکتا ہے تو صرف جنس لطیفہ کے وجود سے۔ آپ دیکھتی ہیں۔ کہ اولاد کی تربیت۔ گویا حیوان سے انسان بنانا اگر ہے۔ تو اماں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ دیکھئیے بچہ کا پیدا ہونا۔ دودھ پلا کر اسکو پالنا۔ سن بلوغت تک اس کی حفاظت کرنا۔ نیک و بد اسکے دماغ میں بٹھانا۔ اگر اماں نہ ہو۔ تو کہاں سے آئے۔ لیکن با اینہمہ میں دیکھتی ہوں۔ کہ جنس لطیفہ کی بیقدری۔ عالم کے وجود سے ہی چلی آئی ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ جنس لطیفہ کو باوجودیکہ ہاتھ ہیں۔ پاؤں ہیں۔ دماغ ہے نفس ہے۔ عقل ہے۔ کیوں حقیر سمجھا جاتا ہے۔

پیاری بہنو! یہ ہماری اپنی غلطی ہے۔ کہ ہم اپنے آپکو حقیر کئے بیٹھی ہیں۔ اپنے آپکو کمزور مان کر ہر قسم کی ترقی اور مذہبی امورات میں حصہ لینے سے جان بوجھکر محروم ہیں۔

ہم اپنے قوائے عقلیہ کی تربیت نہیں کرتے۔

جب تک ہم علم دوست بالخصوص خادمات دین نہ بنیں اور ہم میں سچی قربانی اور خالص ایثار پیدا نہ ہو۔ ہماری ہستی دنیا میں فضول اور لغو ہے۔ یہ سب کچھ اسوقت ہوگا۔ جبکہ ہم میں بنی نوع انسان کی محبت اور خدا کی عبادت کا ظہور ہو۔ اور اسی کا نام مذہب ہے۔

پس ان باتوں کو مدنظر رکھ کر ہم کو چاہئیے کہ ہم اپنی حالت پر غور کریں۔ اور دیکھ لیں کہ ہم کسقدر مذہب سے غافل ہیں۔ اور کسقدر مذہبی امورات میں اپنی کم ہمتی۔ اور بیوقوفی سے حصہ لینے میں محروم ہیں۔

آخر ہم بھی وجود انسانی ہی تھے۔ اور سب کچھ اگر کرتے۔ تو کر سکتے ہیں۔ ع

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانے میں مسلمان خواتین کسقدر عالی ہمت۔ بلند حوصلہ تھیں۔ اور کس طرح وہ مذہب کے بارے میں خالص ایثار اور سچی قربانی میں عملاً عامل تھیں چنانچہ بہنوں کی یاد دہانی کے لئے چند ایک کا ذکر کرتی ہوں:۔

جب جنگ احد میں اسلامی فوج کا علمبردار شہید ہوگیا۔ تو بعض کافروں نے سمجھا کہ معاذ اللہ آنحضرت (صلعم) شہید ہو گئے۔ انہوں نے خوشی کا نعرہ لگایا۔ کہ ہم نے نبی کو قتل کر لیا۔ بعض نے جب یہ آواز سنی تو بدحواس ہو گئے۔ صرف چند جوانمرد مسلمان جن کی تعداد دس تھی۔ پیارے نبیؐ کی حفاظت کیلئے تھے۔ انہی میں حضرت ام عمارہؓ بھی تھیں۔ لکھا ہے کہ جب یہ واقعہ ہوا۔ اور مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ ام عمارہؓ پیاسوں کو مشک لئے پانی پلا رہی تھی۔ فوراً مشک چھوڑ تلوار اٹھا کر حضرتؐ کی حفاظت کیلئے کھڑی ہو گئی۔ ایسی حالت میں ام عمارہؓ کے زخموں کا شمار نہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن پیارے رسول اللہؐ کی محبت میں انکی رگیں فولاد کی تاریں ہو گئی تھیں۔ ذرا بھی زخموں اور تکلیف کی پروا نہ کی۔ برابر چستی اور چالاکی کے ساتھ حضورؐ کی حفاظت میں مشغول تھیں۔

اس حادثہ میں حضرت ام ایمنؓ مدینہ سے مشک لیکر اُحد کی طرف آ رہی تھیں۔ دیکھا لوگ بھاگ کر آ رہے ہیں۔ کیفیت پوچھی۔ تو انہوں نے واقعہ بیان کیا۔ جسے سُن کر ام ایمنؓ رو کر بولی۔ کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر کس منہ سے آئے ہو لو ہماری چوڑیاں پہنو۔ اور تلواریں ہمیں دو۔ کہ لڑیں۔ اسقدر جوشیدہ تحریک سے وہ غیرتمند ملٹے۔

اور ایک عورت جب پوچھتی ہے۔ کہ رسول اللہؐ کی خبر بتاؤ۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ بی بی تمہارا خاوند جنگ میں قتل ہوا۔ وہ پھر رو کر چلاتی ہے۔ ارے بھائیو۔ خدارا مجھے جلدی رسول اللہؐ کی خبر بتاؤ۔ وہ جواب میں کہتے ہیں۔ کہ بی بی تمہارا بیٹا بھی جنگ میں قتل ہوا۔ تو پھر بھی وہ اسی طرح کہتی ہے کہ میں کہتی ہوں۔ کہ رسول اللہؐ کی خبر بتا۔ تم لوگ مجھے کیا جواب دیتے ہو۔ تب انہوں نے کہا۔ کہ حضورؐ بخریت تمام ہیں۔ سُنکر اس نیک عورت نے کہا کہ الحمد للہ جب پاک نبی زندہ ہیں تو مجھے اپنے خاوند اور اپنے بیٹے کا کوئی غم نہیں۔

آہا! وہ نیک بیبیاں کیسی بہترین تھیں اور کسقدر سچی قربانی اور خالص ایثار میں عملاً کامل تھیں۔ آہ! ہماری حالت کہ روزہ نماز تو درکنار نہ مذہب کی محبت نہ اسکے تنزل کا ملال۔ نہ خدا کا خوف۔ نہ رسولؐ کی محبت کا جذبہ۔ اے کاش! ہم صحابی عورتوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پائیں۔

آمنہ بیگم از ناسنور کشمیر۔

چندہ برائے مسلم آؤٹ لک

(فرستادہ لجنۃ اماء اللہ)

خاکسار یعنی میں مریم صدیقہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب انچارج شیڈ کلرک نوشہرہ چھاؤنی ۔ عہ ر

سردار بیگم اہلیہ صاحبہ بابو سردار احمد صاحب کلرک ڈاکخانہ نوشہرہ چھاؤنی } عہ ر

فاطمہ خاتون اہلیہ صاحبہ بھائی صاحب مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ چھاؤنی } عا ر

ولیم خاتون والدہ صاحبہ بھائی صاحب کریم بخش نوشہرہ چھاؤنی } عا ر

اہلیہ صاحبہ بھائی صاحب عبدالحکیم سٹیشن ماسٹر نوشہرہ چھاؤنی } عہ ر

سردار جان اہلیہ صاحبہ بھائی صاحب محمد شفیع شنٹر نوشہرہ چھاؤنی بانجن شد عہ ر

اہلیہ صاحبہ بھائی محمد امین نوشہرہ چھاؤنی عہ ر

کلثوم بیگم اہلیہ بھائی صاحب بابو عبدالرحمٰن رسالپور چھاؤنی۔ } عا ر

اصغری بیگم اہلیہ صاحبہ بھائی صاحب ڈاکٹر سید رشید احمد رسالپور چھاؤنی } عہ ر

اہلیہ صاحبہ بھائی صاحب الہ داد سٹیشن ماسٹر رسالپور چھاؤنی عہ ر

برکت بی بی اہلیہ صاحبہ بھائی صاحب عبداللہ سکرٹری کنٹونمنٹ ٹیکس کلرک نوشہرہ چھاؤنی۔ } لہ ر

خالہ صاحبہ بھائی صاحب کریم بخش نوشہرہ چھاؤنی لہ ر

محمودہ بیگم ہمشیرہ صاحبہ بھائی صاحب کریم بخش نوشہرہ چھاؤنی

کل میزان پونے ۱۴ روپے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔